www.KitaboSunnat.com

دارالافتاء

عزیز زبیدی - واربرٹن

وسیلہ سے کیا مراد ہے؟

کسی خاص مقام پر دفن کی وصیت کا حکم اور اس کا فائدہ؟ ___ مسئلہ کفاءت وغیرہ

الاستفتاء - یہ استفتاء لمبا چوڑا آیا ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:-

۱- وابتغوا الیہ الوسیلۃ میں "الوسیلۃ" سے کیا مراد ہے؟

۲- جیسے کوئی شخص پاک مقام تصور کرتا ہے، وہاں جا کر اگر وہ اپنے مردہ کو دفن کرے یا کوئی اس کی وصیت کر جائے تو کیا اسے پورا کرنا چاہیے اور کیا اس سے مردہ کو کچھ فائدہ بھی ہو سکتا ہے؟

سمیع اللہ - ۹ دسمبر ۱۹۷۴ء

الجواب:-

"الوسیلۃ" کے لغوی معنی یہ ہیں:-

قرب، درجہ، ذریعہ (لسان العرب و قاموس)

شرعی مفہوم یہ ہے:-

بہشت میں یہ سب سے اونچا مقام ہے، جو ذاتِ حق سے قریب تر ہے، قرب و وصال کے لحاظ سے زیادہ اور کوئی قریب تر منزل نہیں ہے۔ قرآن و حدیث کی یہ اپنی اصطلاح ہے، جیسے صلوٰۃ۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے:-

لغوی:- امام ابن کثیر (ت ۷۷۴ھ) فرماتے ہیں کہ:-

وسیلہ کے معنی "قرب" ان بزرگوں نے کیے ہیں:

ابن عباسؓ، مجاہد، ابو وائل، حسن، قتادہ، عبداللہ بن کثیر، سدی، ابن زید اور کئی ایک اور:-

قال سفیان الثوری عن طلحۃ عن عطاء عن ابن عباس:

ای القربۃ وکذا قال مجاھد وابو وائل والحسن وقتادۃ وعبد اللہ بن کثیر والسدی وابن زید وغیر واحد (تفسیر ابن کثیر ص۵۲ تحت آیت: وابتغوا الیہ الوسیلۃ)

امام ابن کثیر لکھتے ہیں اس معنی میں مفسرین کے اندر کوئی اختلاف نہیں،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وھذا الذی قالہ ھؤلاء الائمۃ لاخلاف بین المفسرین (ص ۵۲)

امام ابن قتیبہ (۲۷۶ھ / ۸۸۹ء) فرماتے ہیں۔

الوسیلۃ القربۃ الزلفیٰ

امام ابوالحسن السندی نزیل المدینۃ (ف ۱۱۳۸ھ) لکھتے ہیں۔

قیل ھی فی اللغۃ المنزلۃ عند الملک (حاشیہ ابن ماجہ)

امام نووی (ف ۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

قال اھل اللغۃ الوسیلۃ المنزلۃ عند الملک (شرح مسلم)

امام ابن جریر (ف ۳۱۰ھ) فرماتے ہیں:

یعنی بالوسیلۃ القربۃ وکذا قال القرطبی (ف ۶۷۱ھ) الوسیلۃ القربۃ

امام سخاوی نے فراء کا بھی یہی قول نقل کیا ہے (القول البدیع)

الغرض: ائمہ لغت، ائمہ مفسرین (من الصحابۃ والتابعین) اس معنی میں یک زبان ہیں کہ اس کے معنی قرب، مرتبہ اور ذریعہ ہیں۔ یہاں مرتبہ اور قرب سے مراد، قرب شاہی ہے۔

شرعی مفہوم ۔ شرعی مفہوم دو ہیں۔

۱۔ ایک وہ مقام جو بہشت میں سب سے اونچا اور خدا سے قریب تر ہے، جس کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی امت سے، خدا سے دعا کرنے کو کہا ہے۔

سلوا اللہ لی الوسیلۃ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، بیہقی والقاضی)

حضورؐ! وسیلہ کیا ہے؟ صحابہؓ نے پوچھا!

ما الوسیلۃ یارسول اللہ!

فرمایا: یہ بہشت میں اعلیٰ درجہ کا نام ہے۔

اعلیٰ درجۃ فی الجنۃ (القول البدیع للسخاوی بحوالہ عبدالرزاق وغیرہ وفیہ اللیث)

بعض روایات میں فانھا منزل لترقی الجنۃ (مسلم وغیرہ) آیا ہے۔

بہتر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مبارک تفسیر کے بعد "الوسیلۃ" کے دوسرے معنی تلاش ہی نہ کیے جائیں، کیونکہ اس کی تفسیر اور نشاندہی، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہتر اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اس لیے جن آیات میں "الوسیلۃ" کا ذکر آیا ہے۔ اس سے مراد یہی قرب الٰہی تصور کیا جائے، جس کا حاصل یہ ہے کہ کسی اور لالچ کے بجائے خدایابی کا جذبہ ہی کارفرما رہنا چاہیے، کیونکہ خدا مل گیا تو سبھی کچھ مل گیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کچھ خدا سے مانگ لیا تجھ کو مانگ کر
اٹھتے نہیں ہیں ہاتھ میرے اس دعا کے بعد

قربِ بادشاہ کے بعد ملک میں اور کسی شے کی حسرت باقی نہیں رہتی، کیونکہ اس کے بعد جو چاہو مل جاتا ہے۔

۲۔ اس کے دوسرے معنی ہیں، طاعت اور عبادت کے ذریعے قرب و وصال کے حصول کے لیے جد و جہد کرنا۔

امام ابو البرکات نسفی حنفی (ف ۷۱۰ھ) لکھتے ہیں:

استعیرت لما یتوسل به الی الله تعالیٰ من فعل الطاعات وترک السیئات (مدارک)

حضرت ابن عباس (ف ۶۸ھ) فرماتے ہیں:

اطلبوا الیه القرب فی الدرجات بالاعمال الصالحة۔

امام راغب اصفہانی (ف ۵۰۲ھ) فرماتے ہیں:

حقیقة الوسیلة الی الله تعالیٰ مراعاة سبیله بالعلم والعبادة وتحری مکارم الشریعة وهی کالقربة (مفردات)

امام بیضاوی (ف ۷۹۱ھ) لکھتے ہیں:

ای ما تتوسلون به الی ثوابه والزلفی منه من فعل الطاعات وترک المعاصی (تفسیر انوار التنزیل)

جلالین میں ہے:

ما یقربکم الیه من طاعته (جلالین)

امام رازی (ف ۶۰۶ھ) لکھتے ہیں:

فالمراد طلب الوسیلة الیه فی تحصیل مرضاته وذلک بالعبادات وبالطاعات (تفسیر کبیر)

ان سب عبارتوں کا حاصل وہی ہے جو ہم نے شروع میں لکھا ہے لیکن ان کا بھی خلاصہ یہی نکلتا ہے کہ: اعمال صالحہ کے ذریعے وہ مقام قرب حاصل کرنے کی کوشش کی جائے جو "الوسیلة" کے نام سے مشہور ہے، گو تنہا اس کے مکین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ گرامی ہوگی، لیکن وہ بالاصالۃ ہوں گے باقی رہا بالتبع؛ سو دوسروں کے لیے بھی یہ ممکن ہے، کیونکہ دوسروں کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت کا ذکر احادیث اور قرآن میں ملتا ہے: شارح مصابیح علامہ توربشتی (ف ۶۶۱ھ) نے الوسیلہ کی جو وجہ تسمیہ بتائی ہے اس سے بھی یہی مترشح ہوتا ہے کہ تمام طاعات کا حاصل یہی تقرب الٰہی ہے جو "الوسیلة" کے نام سے مشہور ہے۔

ملا علی قاری حنفی مکی (ف ۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال التورپشتی : ھی فی الاصل ما یتوسل بہ الی الشئ ویتقرب بہ الیہ .... وسمیت تلک المنزلۃ من الجنۃ بھالان الواصل الیھا یکون قریبا من اللہ وفائزا بلقاتہ (مرقات)

حضرت شاہ ولی اللہؒ (ف ۱۱۷۶ھ) نے ان ہی اعمالِ صالحہ اور مسنونہ کا نام سکینہ اور وسیلہ رکھا ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہؓ (ف ۳۶ھ) نے حضرت ابن مسعودؓ (ف ۳۲ھ) کے متعلق جو یہ فرمایا تھا : انہ اقربھم الی اللہ وسیلۃ (وہ دوسرے صحابہ کی بہ نسبت با اعتبار "وسیلہ" خدا سے نزدیک ترہیں) کا مفہوم بھی یہی ہے، ان کے الفاظ یہ ہیں :

وشرع للاول الوضوء والغسل وللثانی الصلوٰۃ والاذکار والدعا والتلاوۃ وإذا جتمعتا سمیناہ "سکینۃ ووسیلۃ" وھو قول حذیفۃ فی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنھما : لقد علم المحفوظون من اصحاب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ اقربھم الی اللہ وسیلۃ (حجۃ اللہ البالغۃ الاحسان ص)

علامہ سخاویؒ (ف ۹۰۲ھ) نے امام ماوردی اور امام ابوالفرج سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں

حضرت ابو زیدؒ "الوسیلۃ" کے معنی محبت کے کرتے ہیں۔

اب آئیے! اس سلسلے کی آیات کا ہم مطالعہ کریں :

پہلی آیت : یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ۔ (پ۔ المائدہ ع)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈھو اور اس کی راہ میں جہاد کرو (ترجمہ احمد رضا خاں بریلوی)

اس کے حاشیہ پر جناب نعیم مراد آبادی لکھتے ہیں :۔

۵ جس کی بدولت تمہیں اس کا قرب حاصل ہو۔ (خزائن العرفان)

اس آیت سے پہلے ذکر ہے جو خدا اور رسول کے دشمن اور تخریب کار ہیں ان کو تہس نہس کردو یا دیس بدر کردو، ہاں اگر توبہ کرلیں تو اور بات ہے، اس کے بعد مندرجہ بالا آیت کا ذکر ہے، جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمانوں سے کہا جا رہا ہے کہ خدا سے ڈرتے رہو، کہیں تم پر یہ آفت نہ آئے گو اسلام لے آئے ہو لیکن کامل اطمینان کے لیے ضروری ہے کہ خدا کے مقربین میں شامل ہونے کی اپنی خوب کوشش کریں، یعنی قربِ الٰہی حاصل ہو گیا تو صرف دنیا کی بات نہیں لگے جہاں کا کھٹکا بھی نہیں رہے گا۔ پس یہاں "الوسیلۃ" سے مراد وہی "مقامِ رفیع" ہے جو جنت میں ہے یا وہ اعمالِ صالحہ ہیں جو "نبوی الوسیلۃ" تک پہنچنے کا ذریعہ ہیں۔ ان سے بہرحال اہلِ بدعت کا وسیلہ مراد نہیں ہے، کیونکہ ا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"وسیلوں" میں نزاول جاہلیت کو بڑا ہی رسوخ حاصل تھا، مکے اور مدینے کے عالیشان مقابر ان کی اسی "وسیلہ پرستی" اور وسیلہ جوئی کی آماجگاہیں تھیں، جن کے مسمار کرنے کا حضورؐ نے حضرت علیؓ کو اور حضرت علیؓ نے حضرت اسدی کو حکم دیا تھا (مسلم) اگر اس کے بعد بھی خدا نے دنیا کو پھر اسی "الوسیلہ" کی طرف دعوت دی ہے تو بات ہماری سمجھ سے بالاتر ہے، کیونکہ وہ لوگ فرشتوں وغیرہ کے حضور اپنا خراجِ عقیدت پیش کر کے ان کو خدا کے حضور اپنا "وسیلہ" ہی تو بناتے تھے، چنانچہ قرآن نے ان پر الزام لگایا ہے کہ وہ کہتے ہیں۔

مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى (پ۲۳ ۔ زمر ع۱)

کہتے ہیں ہم تو انھیں صرف اتنی بات کے لیے پوجتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے پاس نزدیک کر دیں۔

(احمد رضا خاں کا ترجمہ)

بہرحال ہمارے نزدیک "وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ" کا مفہوم وہی ہے جو حضورؐ نے بتایا ہے کہ وہ بہشت میں خدا سے قریب تر اور سب سے اونچا مقام ہے یا یہ کہ سچی پیاس کے ساتھ اور نہایت شیفتگی کے عالم میں اس کی اطاعت کی جائے "تاکہ محمدی الوسیلہ" ہاتھ آ جائے۔

علامہ سخاوی (ف ۹۰۲ھ) نے امام ماوردی اور امام ابوالفرج سے نقل کیا ہے کہ حضرت الوزید الوسیلہ کے معنی "المحبۃ" کے کیا کرتے تھے یعنی خدا سے محبت کی جائے۔

(القول الثانی انہا المحبۃ ای تحببوا الی اللہ (القول البدیع)

اس کا بھی حاصل یہی ہے کہ صرف اس کی تلاش ہی مطلوب و محبوب ہو کیونکہ "الوسیلہ" کا مقام انھیں مل سکے گا جو عشاقِ برحق ہیں، اور ان کے لیے خدا سے دوری ناقابلِ برداشت ہے۔ خدا سے دور رہ کر جن کا گزارہ ہو سکتا ہے یا جو لوگ خدا سے ورے ورے کے مدعی وسیلوں سے بہل سکتے ہیں، ان کے لیے تو "الوسیلہ" جیسے مقامِ رفیع کی ضرورت ویسے بھی نہیں رہتی۔

دوسری آیت: اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ۔

(پ۱۵ ۔ بنی اسرائیل ع۶)

یہ لوگ کہ جن کو مشرکین پکار رہے ہیں وہ خود ہی اپنے رب کی طرف ذریعہ ڈھونڈ رہے ہیں کہ ان میں کونسا زیادہ مقرب بنتا ہے۔

بخاری میں ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ یہ آیت جماعتِ عرب کے حق میں نازل ہوئی جو جنات کے ایک گروہ کو پوجتے تھے اور وہ جنات اسلام لے آئے اور ان کے پوجنے والوں کو خبر نہ ہوئی۔ (کنز الایمان احمد رضا خاں)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت سے پہلے ہے کہ جن کو تم سمجھتے ہو، پکارو، لیکن وہ تمہارے کسی کام نہیں آئیں گے۔ اس کے بعد فرمایا کہ جن کو تم پکارتے ہو وہ تو خود رب کے ہاں قرب (الوسیلہ) حاصل کر رہے ہیں۔ پھر فرمایا:

وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ (ایضاً)

اور وہ اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں (احمد رضا خاں)

یعنی جن کو تم اپنی امیدوں کا سہارا سمجھتے ہو، وہ تو خود رب العلمین کے در کی آس لگائے بیٹھے ہیں اور مارے ڈر کے کانپ رہے ہیں، جن کی اپنی حالت یہ ہو۔ وہ تمہارا وسیلہ کیا بنیں گے؟

امام زمخشری حنفی (ف ۵۲۸ھ) اس کے دو معنی لکھے ہیں۔ دوسرا یہ ہے کہ: وہ اسی امر کا لالچ کرتے ہیں کہ ان میں سے کون خدا کا زیادہ مقرب بنتا ہے اور یہ طاعت اور خیر و صلاح میں زیادہ سے زیادہ کوشش کے ساتھ۔

فکانه قیل یحرصون ایهم یکون اقرب الی الله تعالیٰ و ذلك بالطاعة و ازدیاد الخیر و الصلاح (کشاف)

تفسیر جلالین میں بھی اسی معنی کو اختیار کیا گیا ہے:

(یبتغون) یطلبون (الی ربهم الوسیلة) القربة بالطاعة (ایهم) بدل من واؤ یبتغون ای یبتغیها الذی هو (اقرب) الیه۔

امام بیضاوی (ف ۶۹۱ھ) نے بھی اسی مفہوم کو پسند کیا ہے:

هٰؤلاء الالهة یبتغون الی الله القرابة بالطاعة (ایهم اقرب) بدل من واؤ یبتغون ای یبتغ من هو اقرب منهم الی الله الوسیلة فکیف بغیر الاقرب (و یرجون رحمته و یخافون عذابه) کسا العباد فکیف تزعمون انهم الهة (بیضاوی)

حضرت ابن مسعودؓ نے واضح فرما دیا ہے کہ یہاں کیا وسیلہ مراد ہے۔ یعنی اسلام اور ایمان قبول کیا (بخاری) یعنی وہ تو اسلام کے ذریعے خدا کے قرب کے حصول کے لیے بیتاب ہیں مگر یہ نادان ہیں کہ ان کے ذریعے قرب خدا کے متمنی ہیں۔ بہرحال آیت کا سیاق سباق اور روایت بخاری اس امر میں بالکل واضح ہے کہ یہاں "الوسیلہ" سے مراد "اہل بدعت" کا "بدعی وسیلہ" نہیں ہے بلکہ اسلام ہے (فهو المراد)

جواب، سوال ۲۔ کسی پاک جگہ پر دفن ہونے یا کرنے کا جذبہ برا نہیں لیکن چنداں مفید بھی نہیں الا ان یشاء الله۔

حضرت ابو الدرداء (ف ۳۲ھ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سلمان فارسی (ف ۳۵ھ) کو لکھا کہ اَنْ هَلُمَّ الی الارض المقدسة فکتب الیه سلمان ان الارض لا تقدس احدا وانما یقدس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ